احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نمبر
جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۶
بُدھ

۲۰ شوال ۱۴۱۵ھ
۲۲ امان ۱۳۷۴ھش
۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرفتِ حق

آواز آرہی ہے یہ فونو گراف سے — ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دلِ پاک و صاف سے — کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے

باہر نہیں اگر دلِ مُردہ غلاف سے — حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو — تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو

مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں — جو نُور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے — جو اس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے

دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما — کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں ان میں کچھ بھی دم — دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم

وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بُت ترک کرکے پھر بھی بُتوں کے غلام ہیں

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
پانچ روپیہ

۲۲ - امان ۱۳۷۴ ھش ۲۲ - مارچ ۱۹۹۵ء

ہمارا کل - اور آج

الفضل کا یہ اداریہ اس دن کی مناسبت سے شائع کیا جا رہا ہے۔ جس دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے پہلی دفعہ چند خوش نصیب افراد کی بیعت قبول کر کے جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد ہر روز، صبح و مساء اور روز و شب 'ان افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا حتی کہ بعض اوقات ان لوگوں کے خطوط جو بیعت کرنا چاہتے تھے ہزاروں کی تعداد میں ایک ایک دن میں موصول ہوتے رہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک جماعت کے افراد کی تعداد بڑھتی رہی ہے اور جماعتیں دنیا بھر میں پھیلتی رہی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں اضافہ کو پَر لگ گئے ہیں۔

جیسا کہ حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا تھا ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں۔ ایک ایک ملک میں 'بعض اوقات ایک ایک دن میں' ہزاروں کی تعداد میں لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں اور جماعتیں بھی دنیا کے کونے کونے میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ منظر کہ ساری دنیا میں مختلف مقامات پر احمدی ہونے والے ایک ہی وقت میں حضرت امام جماعت کے ہاتھ پر بیعت کریں ایک ایسا منظر ہے جو چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مختلف علاقوں کے چند ایک نمائندے جن کے ہاتھوں پر حضرت امام جماعت ہاتھ رکھ کر بیعت لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں احمدی ہونے والے دوست بیعت کے الفاظ دہراتے جاتے ہیں اور عالمی بیعت کا بے نظیر منظر آنکھوں کے سامنے لہرانے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اب موسلادھار بارش کے قطروں کی طرح برس رہا ہے۔ جماعت میں نہ صرف افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے بلکہ بیوت الحمد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے گھروں کی بھی۔ لٹریچر جو ہماری جماعت کا ایک بنیادی عنصر ہے اور جس کے ذریعے پیغام ساری دنیا میں پہنچایا جاتا ہے۔ وہ بھی اب اس قدر زیادہ تعداد میں شائع ہو رہا ہے کہ اس کا آسانی سے تمام ہاتھوں میں پہنچایا جانا ایک بہت بڑا کام بن کر رہ گیا ہے۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہو کر مختلف ممالک میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس کی اثر پذیری نہایت شاندار طریق پر نمایاں ہو رہی ہے۔ حضرت امام جماعت کے ارشادات سیٹلائٹ کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلائے جا رہے ہیں اور حضرت امام جماعت کے ارشادات دراصل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی کے ارشادات کی توضیح و تشریح ہیں۔ اور انہی کی حقیقی طور پر نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امام جماعت کے ارشادات کی صورت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی کے ارشادات دنیا میں پھیل رہے ہیں۔

بہت چھوٹا سا آغاز جو آج سے ایک سو سال سے چند سال سے اوپر قادیان میں رونما ہوا تھا۔ اس کی کیفیت آج دیکھنے سے انسان کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ ہمیں اکثر یہ خیال آتا ہے کہ آج کو دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ارشادات کی طرف نظر جانی چاہئے۔ جو آپ نے اپنی جماعت کے متعلق فرمائے تھے۔ اور یہ ارشادات ایسی بے کسی کی حالت میں کہے گئے تھے۔ کہ عام آدمی کے تصور میں یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ یہ کس شان کے ساتھ پورے ہوں گے۔ جب ہم ان ارشادات کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی کہ اس عالم میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا یقین عطا فرمایا تھا کہ جس کی مثال اس دنیا میں نہیں ملتی۔ وہ ساری باتیں جس طرح آج پوری ہو رہی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے ہمیں ایمان کی دولت ملتی ہے اور ہمارے اخلاص میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔

خدا کرے کہ ہم سب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا مطالعہ کرتے رہیں اور ان کے مطابق جماعت کی آج کی کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ایمان کو جلاء بخشتے رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

میں نے سمجھا تھا میرا حاسد کون
میں تو اک بینوا فقیر سا ہوں
مجھ سے کمتر بھی لوگ ملتے ہیں
میں اگرچہ بہت حقیر سا ہوں

ابو الاقبال

O

ان کی آنکھوں میں سمندر کی سی گہرائی ہے
میری آنکھوں کو فقط سطح نظر آئی ہے

رات دن ان کے تصور میں بہا کر آنسو
میں نے ماحول میں اک جھیل سی پھیلائی ہے

مجھ کو ہر دور کے منظر نے بلاوا بھیجا
قرب کی چیزوں سے کم کم ہی شناسائی ہے

آپ نے آکے ہر اک رنگ بدل ڈالا ہے
آپ کا آنا بہاروں کی پذیرائی ہے

آسمانوں سے صداؤں کا اترنا دیکھا
ایسے لگتا ہے یہ قدرت ہی کی صنّاعی ہے

گونج کے روپ میں بدلی ہے وہ ہلکی سی صدا
غرب نے، شرق نے، اک ساتھ ہی سُن پائی ہے

یوں تو اعزاز ہیں زنداں کی سلاخیں لیکن
اس کے دَر کُھلنے کی ہونٹوں پہ دعا آئی ہے

کاش بن جائے ہر اک راستہ دشوار گذار
میری آساں طلبی ہی میری گھٹنائی ہے

میں نسیم آپ ہی اس در پہ چلا جاتا ہوں
آج کیوں ان کو مِری یاد بہت آئی ہے

نسیم سیفی

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۳- مارچ ۱۹۹۵ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منتخب ارشادات

اللہ تعالیٰ

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے۔ کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبداء ہے تمام مخلوق اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے۔ یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتو ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (۱) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جب کہ ہم خود بخود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدہ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں۔

۲۔ دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔ ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہر یک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔ اور وہ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات بے چون کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اسی دنیا میں حواس ملتے ہیں۔ اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا۔ وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے۔ اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آسکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں۔ نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں ایسا ہوں۔ اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے۔ نہ ہوا نہ آگ نہ پانی۔ نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا اور پھر قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے (-) یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنے ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے۔ نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کے مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور بایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے۔ اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہو گا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ پھر اس سے آگے آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے ہیں کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔

(لیکچر لاہور ص ۹-۱۳)

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے' بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔

(الوصیت ص ۱۴ تا ص ۱۷)

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تاکہ کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی (-) پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھیرایا۔

(پیغام صلح ص ۱۰-۱۱)

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے۔ (۱) اول اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی بمشکل ہیں۔ جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے۔ محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے اور اس میں محبت بھی ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں ہاں قدامت نوعی ہے اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلی وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطل دائمی جائز نہیں ہاں تعطل میعادی جائز ہے۔

غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے۔ جیسے خالق ہونا۔ کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک قوت رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور قوت غضب بھی اس میں ہے۔ اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کی خلق کی طرح ہے۔ نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے۔ نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے۔ نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے۔ نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

اور یہ ذکر یعنی خدا کا اپنی صفات میں انسان سے بالکل علیحدہ ہونا قرآن شریف کی کئی آیات میں تصریح کے ساتھ کیا گیا ہے (-) یعنی کوئی چیز اپنی ذات اور صفات میں خدا کی شریک نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور پھر ایک جگہ فرمایا۔ (-) حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے اور کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ وہی بذاتہ زندہ ہے اور باقی تمام زندے اس کے ذریعے سے ہیں۔ اور وہ اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اونگھ بھی وارد ہوتی ہے۔ جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے۔ کون ہے جو بغیر اس کے حکم کے اس کے آگے شفاعت کر سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے یعنی اس کے علم حاضر اور غائب پر محیط ہے۔ اور کوئی اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا لیکن جس قدر وہ چاہے۔ اس کی قدرت اور علم کا تمام زمین و آسمان پر تسلط ہے۔ وہ سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ کسی چیز نے اس کو اٹھا رکھا ہے۔ اور وہ آسمان اور زمین اور ان کی تمام چیزوں کے اٹھانے سے تھکتا نہیں اور وہ اس بات سے بزرگتر ہے کہ ضعف و ناتوانی اور کم قدرتی اس کی طرف منسوب کی جائے۔

اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے (-) تمہارا پروردگار وہ خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ یعنی اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کر کے اور تشبیہی صفات کا ظہور فرما کر پھر تنزیہی صفات کے ثابت کرنے کے لئے مقام تنزہ اور تجرد کی طرف رخ کیا جو وراء الوراء مقام اور مخلوق کے قرب و جوار سے دور تر ہے۔ وہی بلند تر مقام ہے جس کو عرش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ پہلے تو تمام مخلوق حیز عدم میں تھی اور خدا تعالیٰ وراء الوراء مقام میں اپنی تجلیات ظاہر کر رہا تھا جس کا نام عرش ہے۔ یعنی وہ مقام جو ہر ایک عالم سے بلند تر اور برتر ہے اور اسی کا ظہور اور پرتو تھا۔ اور اس کی ذات کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور جب مخلوق ظاہر ہوئی تو پھر اس نے اپنے تئیں مخفی کر لیا اور چاہا کہ وہ ان مصنوعات کے ذریعہ سے شناخت کیا جائے۔ مگر یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمی طور پر تعطل صفات الٰہیہ کبھی نہیں ہوتا اور بجز خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری ہے۔ اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطل دائمی تو نہیں مگر تعطل میعادی کا ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ صفت ایجاد اور صفت افنا باہم متضاد ہیں اس لئے جب افنا کی صفت کا ایک کامل دور آ جاتا ہے تو صفت ایجاد کی ایک میعاد تک معطل رہتی ہے۔ غرض ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہر حال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔ پس اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے اس نے اپنے یہ اسماء ظاہر کئے کہ وہ کریم اور رحیم ہے اور غفور اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ مگر جو شخص گناہ پر اصرار کرے اور باز نہ آوے اس کو وہ بے سزا نہیں چھوڑتا۔ اور اس نے اپنا یہ اسم بھی ظاہر کیا کہ وہ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور اس کا غضب صرف انہی لوگوں پر بھڑکتا ہے جو ظلم اور شرارت اور معصیت سے باز نہیں آتے .... اس کی تمام صفات اس کی ذات کے مناسب حال ہیں۔ انسان کی صفات کی مانند نہیں۔ اور اس کی آنکھ وغیرہ جسم اور جسمانی نہیں اور اس کی کسی صفت کو انسان کی کسی صفت سے مشابہت نہیں۔ مثلاً انسان اپنے غضب کے وقت پہلے غضب کی تکلیف آپ اٹھاتا ہے اور جوش و غضب میں فوراً اس کا سرور دور ہو کر ایک جلن سی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایک مادہ سوداوی اس کے دماغ میں چڑھ جاتا ہے اور ایک تغیر اس کی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر خدا ان تغیرات سے پاک ہے۔ اور اس کا غضب ان معنوں سے ہے کہ وہ اس شخص سے جو شرارت سے باز نہ آوے اپنا سایہ حمایت اٹھا لیتا ہے اور اپنے قدیم قانون قدرت کے موافق اس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا کہ ایک غضبناک انسان کرتا ہے۔ لہٰذا استعارہ کے رنگ میں وہ معاملہ اس کا غضب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح نہیں کیونکہ انسان غلبۂ محبت میں بھی دکھ اٹھاتا ہے اور محبوب کے علیحدہ اور جدا ہونے سے اس کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے مگر خدا ان تکالیف سے پاک ہے۔ ایسا ہی اس کا قرب بھی انسان کے قرب کی طرح نہیں کیونکہ انسان جب ایک کے قریب ہوتا ہے تو اپنے پہلے مرکز کو چھوڑ دیتا ہے۔ مگر وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہوتا ہے اور باوجود دور ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت انسانی صفات سے الگ ہے اور صرف اشتراک لفظی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) کوئی چیز اپنی یا صفات میں خدا تعالیٰ کے برابر نہیں۔

(چشمۂ معرفت ص ۲۶۰ تا ۲۶۴)

خدا کبھی معطل نہیں ہو گا۔ ہمیشہ خالق۔ ہمیشہ رازق۔ ہمیشہ رب۔ ہمیشہ رحمان۔ ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ میرے نزدیک ایسے عظیم الشان جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے۔

خدا نے کوئی چیز منوانی نہیں چاہی جس کا نمونہ یہاں نہیں دیا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۳۴۷)

خدا کا قانون قدرت اور صحیفہ فطرت جس کا سلسلہ قدیم سے اور انسان کی بنیاد کے وقت سے چلا آتا ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق شدید پیدا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے احسان اور حسن سے تمتع اٹھایا ہو۔ اور ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ احسان سے مراد خدا تعالیٰ کے اخلاقی نمونے ہیں جو کسی انسان نے اپنی ذات کی نسبت بچشم خود دیکھے ہوں۔ مثلاً بے کسی اور عاجزی اور کمزوری اور یتیمی کے وقت میں خدا اس کا متولی ہوا ہو۔ اور حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت میں خدا نے خود اس کی حاجت براری کی ہو۔ اور سخت اور کمر شکن غموں کے وقت میں خدا نے خود اس کی مدد کی ہو اور خدا طلبی کے وقت میں بغیر توسط کسی مرشد اور ہادی کے خود خدا نے اس کی رہنمائی کی ہو۔ اور حسن سے مراد بھی خدا تعالیٰ کی وہی صفات حسنہ ہیں جو احسان کے رنگ میں ملاحظہ ہوتی ہیں۔ مثلاً خدا کی قدرت کاملہ اور رفق اور وہ لطف اور وہ ربوبیت اور وہ رحم جو خدا میں پایا جاتا ہے اور وہ عام ربوبیت اس کی جو مشاہدہ ہو رہی ہے اور وہ عام نعمتیں اس کی جو انسانوں کے آرام کے لئے بکثرت موجود ہیں۔ اور وہ علم اس کا جس کو انسان نبیوں کے ذریعہ سے حاصل کرتا اور اس کے ذریعہ سے موت اور تباہی سے بچتا ہے۔ اور اس کی یہ صفت کہ وہ بیقراروں اور درماندوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور اس کی یہ خوبی کہ جو لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں وہ ان سے زیادہ ان کی طرف جھکتا ہے یہ تمام صفات خدا کی اس کے حسن میں داخل ہیں۔ اور پھر وہی صفات ہیں کہ جب ایک شخص خاص طور پر ان سے فیضیاب بھی ہو جاتا ہے تو وہ اس کی نسبت احسان بھی کہلاتی ہیں گو دوسرے کی نسبت فقط حسن میں داخل ہیں۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ان صفات کو جو در حقیقت اس کا حسن اور جمال ہے احسان کے رنگ میں بھی دیکھ لیتا ہے تو اس کا ایمان نہایت درجہ قوی ہو جاتا ہے اور وہ خدا کی طرف ایسا کھینچا جاتا ہے جیسا کہ ایک لوہا آہن ربا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اس کی محبت خدا سے بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کا بھروسہ خدا پر بہت قوی ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ اس بات کو آزمالیتا ہے کہ اس کی تمام بھلائی خدا میں ہے اس لئے اس کی امیدیں خدا پر نہایت مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اور وہ طبعاً نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی طرف جھکا رہتا ہے اور اپنے تئیں ہر دم خدا سے مدد پانے کا محتاج دیکھتا ہے اور اس کی ان صفات کاملہ کے تصور سے یقین رکھتا ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہو گا کیونکہ خدا کے فیض اور کرم اور جود کے بہت سے نمونے اس کا چشمدید مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی دعائیں قوت اور یقین کے چشمہ سے نکلتی ہیں اور اس کا عقد ہمت نہایت مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے اور آخر کار مشاہدہ آلاء اور نعماء الٰہی کے نور یقین بہت زور کے ساتھ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس کی ہستی بکلی جل جاتی ہے۔ اور بباعث کثرت تصور عظمت اور قدرت الٰہی کے اس کا دل خدا کا گھر ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح انسان کی روح اس کی زندہ ہونے کی حالت میں کبھی اس کے جسم سے جدا نہیں ہوتی اسی طرح خدائے قادر ذوالجلال کی طرف سے جو یقین اس کے اندر داخل ہوا ہے وہ کبھی اس سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور ہر وقت پاک روح اس کے اندر جوش مارتی رہتی ہے اور اسی پاک روح کی تعلیم سے وہ بولتا ہے اور حقائق اور معارف اس کے اندر سے نکلتے ہیں اور خدائے ذوالعزت والجبروت کا خیمہ ہر وقت اس کے دل میں لگا رہتا ہے اور یقین اور صدق اور محبت کی لذت ہر وقت پانی کی طرح اس کے اندر بہتی رہتی ہے جس کی آبپاشی سے ہر ایک عضو اس کا سیراب نظر آتا ہے۔ آنکھوں میں ایک جدا سیرابی مشہود ہوتی ہے۔ پیشانی پر الگ ایک نور اس سیرابی کا لہراتا دکھائی دیتا ہے۔ اور چہرہ پر محبت الٰہی کی ایک بارش برستی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور زبان بھی اس نور کی سیرابی سے پورا حصہ لیتی ہے۔ اس طرح تمام اعضاء پر ایک ایسی شگفتگی نظر آتی ہے جیسا کہ ابر بہار کے برسنے کے بعد موسم بہار میں ایک دلکش تازگی درختوں کی ٹہنیوں اور پتوں اور پھولوں اور پھلوں میں محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جس شخص میں یہ روح نہیں اتری اور یہ سیرابی اس کو حاصل نہیں۔ اس کا تمام جسم مردار کی طرح ہوتا ہے اور یہ سیرابی اور تازگی اور شگفتگی جس کی قلم تشریح نہیں کر سکتی یہ اس مردار دل کو مل ہی نہیں سکتی جس کو نور یقین کے چشمے نے شاداب نہیں کیا بلکہ ایک طرح کی سڑی ہوئی بدبو اس سے آتی ہے۔ مگر وہ شخص جس کو نور دیا گیا ہے اور جس کے اندر یہ چشمہ پھوٹ نکلا ہے اس کی علامات میں سے یہ ایک علامت ہے کہ اس کا جی ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ ہر ایک بات میں اور ہر ایک قول میں اور ہر ایک فعل میں خدا سے قوت پاوے۔ انہی میں اس کی لذت ہوتی ہے اور اسی میں اس کی راحت ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ص ۱۸۹)

اگر خدا کو قادر نہ مانا جاوے تو پھر اس سے ساری امیدیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہے ذرات اجسام میں یا ارواح میں وہ قوتیں پیدا کر دے جو ان میں موجود نہ ہوں۔ مثلاً ہم ایک بیمار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور بظاہر مرنے والے آثار اس میں ہوتے ہیں۔ تب ہماری درخواست ہوتی ہے کہ خدا اس کے ذرات جسم میں ایک ایسی قوت پیدا کر دے جو اس کے وجود کو موت سے بچا لے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات اول ہمیں علم دیا جاتا ہے کہ یہ شخص مرنے کو ہے اور اس کی زندگی کی قوتوں کا خاتمہ ہے۔ لیکن جب دعا بہت کی جاتی ہے اور انتہا تک پہنچ جاتی ہے اور شدت دعا اور قلق اور کرب سے ہماری حالت ایک موت کی سی ہو جاتی ہے تب ہمیں خدا سے (خبر ملتی) ہے کہ اس شخص میں زندگی کی طاقتیں پھر پیدا کی گئیں۔ تب وہ یکدفعہ صحت کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ گویا مردہ سے زندہ ہو گیا۔ ایسا ہی مجھے یاد ہے کہ جب میں نے طاعون کے وقت میں دعا کی کہ اے خدائے قادر! ہمیں اس بلا سے بچا اور ہمارے جسم میں وہ ایک تریاقی خاصیت پیدا کر دے جس سے ہم طاعون کے زہر سے بچ جائیں۔ تب وہ خاصیت خدا نے ہم میں پیدا کر دی اور فرمایا کہ میں طاعون کی موت سے تمہیں بچاؤں گا۔ اور فرمایا کہ تیرے گھر کی چار دیواری کے لوگ جو تکبر نہیں کرتے یعنی خدا کی اطاعت سے سرکش نہیں اور پرہیز گار ہیں میں ان سب کو بچاؤں گا۔ اور نیز میں قادیان کو طاعون کے سخت غلبہ اور عام ہلاکت سے محفوظ رکھوں گا۔ یعنی وہ سخت تباہی جو دوسرے دیہات کو فنا کر دے گی اس قدر قادیان میں تباہی نہیں ہو گی۔ سو ہم نے دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ کی ان تمام باتوں کو مشاہدہ کیا۔ پس ہمارا خدا ایسا خدا ہے جو نئی نئی قوتیں اور گن اور خاصیتیں ذرات عالم میں پیدا کرتا ہے........ ہم نے اس کامل خدا سے خبر پا کر ٹیکہ کے انسانی حیلہ سے دست کشی کی اور بہت سے لوگ ٹیکہ کرانے والے اس جہاں سے گذر گئے اور ہم اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ ذرات پیدا کرتا ہے جس طرح اس نے ہمارے لئے ہمارے جسم میں تریاقی ذرات پیدا کر دیئے۔ اور اسی طرح وہ خدا روح پیدا کرتا ہے جس طرح مجھ میں اس نے وہ پاک روح پھونک دی جس سے میں زندہ ہو گیا۔ ہم صرف اس بات کے محتاج نہیں کہ وہ روح پیدا کر کے ہمارے جسم کو زندہ کرے بلکہ خود ہماری روح بھی ایک اور روح کی محتاج ہے جس سے وہ مردہ روح زندہ ہو۔ پس ان دونوں روحوں کو خدا ہی پیدا کرتا ہے۔ جس نے اس راز کو نہیں سمجھا وہ خدا کی قدرتوں سے بے خبر اور خدا سے غافل ہے۔

(نسیم دعوت ص ۲۸-۲۹)

مقصدِ پیدائش

اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں مگر وہ مدعا جو خدائے تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے:۔ (-) یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس (-) اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

(.......اصول کی فلاسفی ص ۱۰۰)

(-) یعنی ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق اور محبت الٰہی اور مورد ابتلاء ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے۔ آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں سو ان سب چیزوں نے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا۔ دوسری یہ خوبی کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے۔

(توضیح مرام ص ۲۷-۲۸)

انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا تعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا بڑا دولت مند ہو کر بڑا عہدہ پا کر بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں وہ اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آب پاشی یا بار برداری ہے اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کون سی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے۔ صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔

ہاں اگر یہ سوال ہو کہ یہ مدعا کیونکر اور کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور کن وسائل سے انسان اس کو پا سکتا ہے؟ پس واضح ہو کہ سب سے بڑا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے اور کوئی مثلاً پرند یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا بنا بیٹھا ہے تو پھر دوسرے قدموں میں اس کے راہ راست پر چلنے کی کیا امید ہے۔ سچا خدا اس کے ڈھونڈنے والوں کو مدد دیتا ہے۔ مگر مردہ مردے کو کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ نے خوب تمثیل فرمائی ہے اور وہ یہ ہے (-) دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے۔ اور جو لوگ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلاوے کہ اے پانی میرے منہ میں آجا۔ تو کیا وہ اس کے منہ آجائے گا؟ ہرگز نہیں سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔

دوسرا وسیلہ۔ خدائے تعالیٰ کے اس حسن وجمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمال تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل کی طرف کھنچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے۔ تو حسن باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف نے فرمایا (-) یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کل چیزوں کے لئے مبدء فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ۔ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کا مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور قدرت۔

تیسرا وسیلہ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے خدا تعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ محبت کی محرک دو ہی چیزیں ہیں حسن یا احسان۔ اور خدائے تعالیٰ کی احسانی صفات کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں پایا جاتا ہے (-) کیونکہ ظاہر ہے کہ احسان کامل اس میں ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت ان کے شامل حال ہو۔ اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو۔ اس کی تمام قسم کی رحمتیں اس کے بندوں کے لئے ظہور میں آئی ہوں۔ اور اس کا احسان بے انتہا ہو جس کا کوئی شمار نہ کر سکے۔ سو ایسے احسانوں کو خدا تعالیٰ نے بار بار جتلایا ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرماتا ہے (-) یعنی اگر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو۔ تو ہرگز گن نہ سکو گے۔

(......اصول کی فلاسفی ص ۱۰۱ تا ۱۰۳)

دعا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

(۱) "میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۹۰)

(۲) دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف موید مطلوب ہے۔

(۳) خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ اس سے پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں ...... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

(برکات الدعا ص ۵ تا ۱۰)

(۴) ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچ لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔

دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ ملتا جائے گا (تم مجھے پکارو میں تمہارے لئے قبول کروں گا) کوئی لفاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔ بچہ کی مثال جو میں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حل کر کے دکھاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۲۳)

(۵) ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۱)

(۶) جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پاؤں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۴۰)

(۷) یہ بچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۱۸)

(۸) پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستان الٰہی پر گر جاتی ہے اس کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۴۰)

(۹) میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اس کے مثل ہوتی ہے۔

(حقیقتہ........ص ۳۲۷)

(۱۰) یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔

یاریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں۔

اب چونکہ یہ بھاری ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ ہم عربی کے مفردات کا ایسا نظام کامل ثابت کریں جو دوسری کتابیں اس کے مقابلہ سے عاجز رہیں اور نیز اس کی باقی چار خوبیوں کو بھی اسی طرح بپایہ ثبوت پہنچاویں۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہوا کہ ہم ان مباحث کو عربی زبان میں ہی لکھیں۔ کیونکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ یہ تمام خوبیاں مخالف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو دکھلادیں اور اگر وہ کسی اور زبان کو الہامی
اور ام الالسنہ قرار دیتا ہے تو اس سے ان خوبیوں
کا مطالبہ کریں۔........

اگر ہم اس دعوے میں کاذب ہیں کہ عربی میں
وہ پانچ فضائل خصوصیت کے ساتھ موجود ہیں جو
ہم لکھ چکے ہیں اور کوئی سنسکرات دان وغیرہ اس
بات کو ثابت کر سکتا ہے کہ ان کی زبان بھی ان
فضائل میں عربی کی شریک و مساوی ہے یا اس پر
غالب ہے تو ہم اس کو پانچ ہزار روپیہ بلا توقف
دینے کے لئے قطعی اور حتمی وعدہ کرتے
ہیں..............

اس وقت ہم غیر زبان والوں سے کیا مانگتے
ہیں۔ صرف یہی کہ وہ یہ خوبیاں جو ہم نے عربی
زبان میں ثابت کی ہیں اپنی زبان میں ثابت کر کے
دکھلادیں۔ مثلاً یہ بات ظاہر ہے کہ کامل زبان کے
لئے مفردات کا کامل نظام ضروری ہے۔ یعنی یہ
واجبات سے ہے کہ کامل زبان جو الہامی اور ام
الالسنہ کہلاتی ہے انسانی خیالات کو الفاظ کے
قالب میں ڈھالنے کے وقت پورا ذخیرہ مفردات
کا اپنے اندر رکھتی ہو ایسے طور سے کہ جب
انسان مثلاً ایک توحید کے مضمون کے متعلق یا
شرک کے مضمون کے متعلق یا حقوق اللہ کے
متعلق یا حقوق العباد کے متعلق یا عقائد دینیہ کے
متعلق یا ان کے دلائل کے متعلق یا محبت اور
مخالفت کے متعلق یا بغض اور نفرت کے متعلق یا
خدا تعالیٰ کی مدح اور ثناء اور اس کے اسماء مطہرہ
کے متعلق یا مذاہب باطلہ کے رد کے متعلق یا
قصص اور سوانح کے متعلق یا احکام اور حدود کے
متعلق یا علم معاد کے متعلق یا تجارت اور
زراعت اور نوکری کے متعلق یا نجوم اور ہیئت
کے متعلق یا طبعی اور طبابت اور منطق وغیرہ کے
متعلق کوئی مبسوط کلام کرنا چاہے تو اس زبان کے
مفردات اس کو ایسے طور سے مدد دے سکیں کہ
ہر یک خیال کے مقابل پر جو دل میں پیدا ہو ایک
لفظ مفرد موجود ہو تا یہ امر اس بات پر دلیل ہو کہ
جس ذات کامل نے انسان اور اس کے خیالات کو
پیدا کیا اسی نے ان خیالات کے ادا کرنے کے لئے
قدیم سے وہ مفردات بھی پیدا کر دیئے۔ اور ہمارا
دلی انصاف اس بات کے قبول کرنے کے لئے
ہمیں مجبور کرتا ہے کہ اگر یہ خصوصیت کسی زبان
میں پائی جائے کہ وہ زبان انسانی خیالات کے قد
وقامت کے موافق مفردات کا خوبصورت پیرایہ
اپنے اندر تیار رکھتی ہے اور ہر یک باریک فرق
جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق بن
جاتی ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں
کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ
اندھے جو دعاؤں میں ست نہیں ہوتے کیونکہ
ایک دن دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں
پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے
ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے نکالے جائیں
گے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۲۶

(۱۱) دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے
درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء
آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو
کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت
ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی
عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر
سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے ان
ابتلاؤں کے آنے میں ایک سریہ بھی ہوتا ہے کہ
دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر
اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر
روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی
قبولیت کے اسباب میں سے ہیں پس کبھی گھبرانا
نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے
اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی
خیال کرنا نہیں چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا
نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے
انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا
ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۳۴)

(۱۲) دعائیں حقیقت میں بہت ہی قابل قدر
ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا
ہے۔ ہاں یہ نادانی اور سوء ادب ہے کہ انسان خدا
تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ لڑنا چاہے مثلاً یہ دعا
کرے کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل
آوے۔ اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل
ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام
رہتا ہے جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے
والا ہو مثلاً اگر بیاہ کے دس دن بعد مرد اور
عورت یہ خواہش کریں کہ اب بچہ پیدا ہو جاوے
تو یہ کسی حماقت ہوگی۔ اس وقت تو اسقاط کے
خون اور پھیپھڑوں سے بھی بے نصیب رہے
گی۔ اسی طرح جو سبزہ کو نمو نہیں ہونے دیتا وہ
دانہ پڑنے کی نوبت ہی نہیں آنے دیتا........
(بعض لوگ) دعا سے بالکل ناواقف ہیں اور بعض
ایسے ہیں کہ جن کو بدقسمتی سے ایسا موقع ملا کہ دعا
کریں مگر انہوں نے صبر و استقلال سے چونکہ کام
نہ لیا اس لئے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب
اختیار کر لیا کہ دعا کوئی چیز نہیں۔ یہ دھوکا اور
غلطی اس لئے لگتی ہے کہ وہ حقیقت دعا سے
ناواقف محض ہوتے ہیں اور اس کے اثر سے بے
خبر اور اپنی مالی امیدوں کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر
کہہ اٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں اور اس سے
برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ دعا ربوبیت اور عبودیت کا
ایک کامل رشتہ ہے اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر
اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۳۔۲۰۴)

(۱۳) اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بات
ہرگز نہیں کہ سورۃ فاتحہ دعا کے کئی طریقوں میں
سے ہدایت مانگنے کا ایک طریقہ ہے بلکہ جیسا کہ
دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہو چکا ہے درحقیقت
صرف یہی ایک طریقہ ہے جس پر جوش دل سے
دعا کا صادر ہونا ہے موقوف ہے اور جس پر طبیعت
انسانی بمقتضاء اپنے فطرتی تقاضا کے چلنا چاہتی ہے
حقیقت یہ ہے کہ جیسے خدا نے دوسرے امور میں
قواعد مقررہ ٹھہرا رکھے ہیں ایسا ہی دعا کے لئے
ایک قاعدہ خاص ہے اور وہ قاعدہ وہی محرک ہیں
جو سورہ فاتحہ میں لکھے گئے ہیں اور ممکن نہیں کہ
جب تک وہ دونوں محرک کسی کے خیال میں نہ
ہوں تب تک اس کی دعا میں جوش پیدا ہو سکے۔
سو طبعی راستہ دعا مانگنے کا وہی ہے جو سورہ فاتحہ
میں ذکر ہو چکا ہے"

(براہین احمدیہ ص۵۴۶ حاشیہ ۱۱)

تقویٰ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

(۱) "تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب۔
خودپسندی۔ مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے
بچنا بھی تقویٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا
ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۷۷)

(۲) انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی
تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی
باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف
نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ
خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی
الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ
اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں
اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں
اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور
اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک
محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع
سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا
اور اس کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔
یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی
خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ
نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے
موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف
کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے
ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی
تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی
تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے
یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور
کاربند ہو جائے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۱۔۵۲)

(۳) حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو
سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے
جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (.....) یعنی اے
ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو
اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور
استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے
غیروں میں فرق رکھ دے گا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو
ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام
راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام
افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے
گا تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری
زبانوں اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی
نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور
تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے
بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں
نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں
نورانی ہو جائیں گی غرض جتنی تمہاری راہیں
تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارا حواس کی راہیں
ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور
میں ہی چلو گے۔

(آئینہ کمالات......ص ۱۷۷، ۱۷۸)

(۴) قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت قویٰ
اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ ہے
کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت
بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے
لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے
میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان
کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے
فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے ایک
متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک
جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ
گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں
اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں
تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے
ہیں۔

(ایام الصلح ص ۱۰۵)

(۵) مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے
وقت تقویٰ اختیار کرے اور بدقسمت وہ ہے جو
ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔

(ملفوظات جلد اول)

(۶) متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد
اس کے موٹی باتوں جیسے زنا۔ چوری۔ تلف
حقوق ریاء۔ عجب۔ حقارت۔ بخل کے ترک میں
پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے
بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے
مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا
تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔
خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں
سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں
کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔

یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو
اسے متقی نہ کہیں گے۔ جب تک بحیثیت مجموعی
اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں اور ایسے ہی شخصوں
کے لئے (نہ انہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ
غمگین ہوں گے) ہے اور اس کے بعد ان کو کیا
چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسے
کہ وہ فرماتا ہے (اور وہ نیکوں کا متولی ہو جاتا ہے)
حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے
ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۰۰، ۴۰۱)

"علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف و نحو۔ طبعی۔ فلسفہ۔ ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم صلوٰۃ کا پابند ہو۔ اور امر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مد نظر رکھتا ہو۔ اپنے فعل و قول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً" دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابل شرم ہے۔ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو ان کا ذکر بھی نہیں کر سکتے مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیاز مندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان شریر۔ خبیث النفس ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۰۱-۴۰۸)

تکبر

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے۔ اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں۔ اور یہ جب نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں۔ مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولت مند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے .... بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد ششم ص ۴۰۱-۴۰۳)

قضاء و قدر

یاد رہے کہ اگرچہ قضاء قدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے مگر قضاء و قدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضاء و قدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بیشک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیشک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے۔ اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

(ایام الصلح ص ۱۱)

قضاء و قدر در حقیقت ایک ایسی چیز ہے جس کے احاطہ سے باہر نکل جانا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱)

انسان تقدیر الٰہی کے ماتحت ہے۔ اگر خدا کا ارادہ انسان کے ارادے کے مطابق نہ ہو تو انسان ہزار جدوجہد کرے اپنے ارادہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ لیکن جب خدا کے ارادہ کا وقت آ جاتا ہے تو وہی امور جو بہت مشکل نظر آتے تھے نہایت آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲)

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اور کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے (۔)

قضاء و قدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو دعا ضرور اثر کرتی ہے۔ جو لوگ دعا سے منکر ہیں ان کو ایک دھوکا لگا ہوا ہے۔ قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔ (۔)

پس (صاحب ایمان) کو ان دونوں مقامات کا پورا علم ہونا چاہئے۔ صوفی کہتے ہیں کہ فقر کامل نہیں ہوتا جب تک محل اور موقعہ کی شناخت حاصل نہ ہو۔ بلکہ کہتے ہیں صوفی دعا نہیں کرتا جب تک کہ وقت کو شناخت نہ کرے۔

سید عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ دعا کے ساتھ شقی سعید کیا جاتا ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ شدید الاختفاء امور مشبہ بالمبرم بھی دور کئے جاتے ہیں۔

الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۲۴-۲۲۶)

عادۃ اللہ یہ ہے کہ جب ایک فعل یا عمل انسان سے صادر ہوتا ہے تو جو کچھ اس میں اثر مخفی یا کوئی خاصیت چھپی ہوئی ہوتی ہے خدا تعالیٰ ضرور اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔ مثلاً جس وقت ہم کسی کوٹھڑی کے چاروں طرف سے دروازے بند کر دیں گے تو یہ ہمارا فعل ہے جو ہم نے کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر اثر یہ مترتب ہو گا کہ ہماری کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائے گا۔ اور اندھیرا کرنا خدا کا فعل ہے جو قدیم سے اس کے قانون قدرت میں مندرج ہے۔ ایسا ہی جب ہم ایک وزن کافی تک زہر کھالیں گے تو کچھ شک نہیں کہ یہ ہمارا فعل ہو گا۔ پھر بعد اس کے ہمیں مار دینا یہ خدا کا فعل ہے جو قدیم سے اس کے قانون قدرت میں مندرج ہے۔ غرض ہمارے فعل کے ساتھ ایک فعل خدا کا ضرور ہوتا ہے جو ہمارے فعل کے بعد ظہور میں آتا اور اس کا نتیجہ لازمی ہوتا ہے۔ سو یہ انتظام جیسا کہ ظاہر سے متعلق ہے ایسا ہی باطن سے بھی متعلق ہے۔ ہر ایک ہمارا نیک یا بد کام ضرور اپنے ساتھ ایک اثر رکھتا ہے جو ہمارے فعل کے بعد ظہور میں آتا ہے اور قرآن شریف میں جو (خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی) آیا ہے اس میں خدا کے مہر لگانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان بدی کرتا ہے تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اس کے دل پر اور منہ پر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے اس آیت کے ہیں کہ (۔) یعنی جبکہ وہ حق سے پھر گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل کو حق کی مناسبت سے دور ڈال دیا۔ اور آخر کو معاندانہ جوش کے اثروں سے ایک عجیب کایا پلٹ ان میں ظہور میں آئی۔ اور ایسے بگڑے کہ گویا وہ نہ رہے اور رفتہ رفتہ نفسانی مخالفت کے زہر نے ان کے انوار فطرت کو دبا لیا۔

(کتاب البریہ ص ۴۷)

آپ نے جبر قدر کا اعتراض پیش کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ قرآن سے جبر ثابت ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں واضح ہو کہ شاید آپ کی نظر سے یہ آیات نہیں گزریں جو انسان کے کسب و اختیار پر صریح دلالت کرتی ہیں اور یہ ہیں (۔) کہ انسان کو وہی ملتا ہے جو سعی کرتا ہے۔ جو اس نے کوشش کی ہو۔ یعنی عمل کرنا اجر پانے کے لئے ضروری ہے۔

پھر فرماتا ہے (۔) یعنی خدا اگر لوگوں کے اعمال پر جو اپنے اختیار سے کرتے ہیں ان کو پکڑتا تو کوئی زمین پر چلنے والا نہ چھوڑتا۔

اور پھر فرماتا ہے (۔) اس کے لئے جو اس نے کام اچھے کئے۔ اور اس پر جو اس نے برے کام کئے۔

پھر فرماتا ہے (۔) جو شخص اچھا کام کرے سو اس کے لئے اور جو برا کرے وہ اس کے لئے

پھر فرماتا ہے (۔) یعنی کس طرح جس وقت پہنچے ان کو مصیبت بوجہ ان اعمال کے جو ان کے ہاتھ کر چکے ہیں۔ اب دیکھئے ان تمام آیات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے کاموں میں اختیار بھی رکھتا ہے۔ اور اسجگہ ڈپٹی صاحب نے جو آیت پیش کی ہے۔ (۔) اور اس سے ان کا مدعا یہ ہے کہ اس سے جبر ثابت ہوتا ہے یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ امر کے معنے حکم اور حکومت کے ہیں اور یہ بعض ان لوگوں کا خیال تھا جنہوں نے کہا کہ کاش اگر حکومت میں ہمارا دخل ہوتا تو ہم ایسی تدابیر کرتے جس سے یہ تکلیف جو جنگ احد میں ہوئی ہے پیش نہ آتی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) یعنی تمام امر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ تمہیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے رسول کریم کا تابع رہنا چاہئے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ اس آیت کو قدر سے کیا تعلق ہے۔ سوال تو صرف بعض آدمیوں کا اتنا تھا کہ اگر ہماری صلاح اور مشورہ لیا جاوے تو ہم اس کے مخالف صلاح دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو منع فرمایا کہ اس امر کی اجتہاد پر بنا نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے پھر بعد اس کے واضح رہے کہ تقدیر کے معنے صرف اندازہ کرنا ہے جیسے کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے (۔) یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا تو پھر اس کے لئے ایک مقرر اندازہ ٹھہرا دیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے۔ بلکہ وہ اختیارات بھی اسی اندازہ میں آ گئے۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خو کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا اور اسی میں یہ مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خداداد قویٰ سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس جگہ تو ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی کا بنانے والا جس حد تک اس کا دور مقرر کرتا ہے اس حد سے زیادہ وہ چل سکتی ہے۔ یہی انسان کی مثال ہے کہ جو قویٰ اس کے دیئے گئے ہیں ان سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا۔ اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ جی نہیں سکتا۔ اور یہ سوال کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں جبر کے طور پر بعضوں کو جہنمی ٹھہرا دیا ہے اور خواہ نخواہ شیطان کا تسلط ان پر لازمی طور پر رکھا گیا ہے۔ یہ ایک شرمناک غلطی ہے۔ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) کہ اے شیطان مرے بندوں پر تیرا کچھ بھی تسلط نہیں۔ دیکھئے کس طرح پر اللہ تعالیٰ انسان کی آزادی ظاہر کرتا ہے۔ منصف کے لئے اگر کچھ دل میں انصاف رکھتا ہو تو یہی آیت کافی ہے (۔)

اور بعد اس کے واضح ہو کہ یہ بات جو آپ کے خیال میں جم گئی ہے کہ گویا قرآن کریم نے خواہ نخواہ بعض لوگوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے یا خواہ نخواہ دلوں پر مہریں لگا دیتا ہے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آپ لوگ کبھی انصاف کی پاک نظر کے ساتھ قرآن کریم کو نہیں دیکھتے دیکھو اللہ جلشانہ کیا فرماتا ہے۔ (۔) یعنی شیطان کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں بھروں گا۔ دیکھئے اس آیت سے صاف طور پر کھل گیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ خواہ نخواہ لوگوں کی جبر کے طور پر جہنم میں ڈالے۔ بلکہ جو لوگ اپنی بد اعمالیوں سے جہنم کے لائق ٹھہریں ان کو جہنم میں گرایا جاوے گا۔ اور پھر فرماتا ہے (۔) یعنی بہتوں کو اس کلام سے گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو یہ ہدایت دیتا ہے۔ مگر گمراہ ان کو کرتا ہے جو گمراہ ہونے کے کام کرتے ہیں اور فاسقانہ چالیں چلتے ہیں۔ یعنی انسان اپنے ہی افعال کا نتیجہ خدا تعالیٰ سے پا لیتا ہے۔ جیسے کہ ایک شخص آفتاب کے سامنے کی کھڑکی جب کھول دیتا ہے تو ایک قدرتی اور فطرتی امر ہے کہ آفتاب کی روشنی اور اس کی کرنیں اس کے منہ پر پڑتی ہیں۔ لیکن جب وہ اس کھڑکی کو بند کر دیتا ہے تو اپنے ہی فعل سے اپنے لئے اندھیرا پیدا کر لیتا ہے۔

چونکہ خدا تعالیٰ علت العلل ہے بوجہ اپنے علت العلل ہونے کے ان دونوں فعلوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن اپنے پاک کلام میں اس نے بارہا تصریح سے فرمادیا ہے کہ ضلالت کے اثر کسی کے دل میں پڑتے وہ اسی کی بداعمالی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کوئی ظلم نہیں کرتا جیسا کہ فرماتا ہے (۔) پس جبکہ وہ کج ہو گئی (۔)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو کج کر دیا۔ پھر دوسرے مقام میں فرماتا ہے (۔) ان کے دلوں میں مرض تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس مرض کو زیادہ کیا یعنی امتحان میں ڈال کر اس کی حقیقت ظاہر کر دی۔ پھر فرماتا ہے (۔) یعنی خدا تعالیٰ نے بباعث ان کی بے ایمانیوں کے ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں۔ (۔)

(جنگ مقدس ص ۱۴۹-۱۵۲)

توبہ و استغفار

ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آ جاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچا لے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنیوالا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تواب اور غفور ہے۔ اور توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے۔ اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔ عیسائی مذہب بھی توبہ قبول کرنے کا قائل ہے مگر اس شرط سے کہ توبہ قبول کرنے والا عیسائی ہو۔ لیکن (دین حق) میں توبہ کے لئے کسی مذہب کی شرط نہیں ہے۔ ہر ایک مذہب کی پابندی کے ساتھ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور صرف وہ گناہ باقی رہ جاتا ہے جو کوئی شخص خدا کی کتاب اور خدا کے رسول سے منکر رہے۔ اور یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان محض اپنے عمل سے نجات پا سکے بلکہ یہ خدا کا احسان ہے کہ کسی کی وہ توبہ قبول کرتا ہے اور کسی کو اپنے فضل سے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۱۸۱)

واضح ہو کہ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا کا نام بھی تواب ہے۔ یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دست بردار ہو کر صدق دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور یہ امر سراسر قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کیونکہ جب کہ خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔ تو پھر عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے تواب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندہ کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ۔ اگر رحمت خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہ ہو تو کوئی مخلصی نہیں پا سکتا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی صفات پر غور نہیں کی۔ اور تمام مدار اپنے فعل اور عمل پر رکھا ہے۔ مگر وہ خدا جس نے بغیر کسی کے عمل کے ہزاروں نعمتیں انسان کے لئے زمین پر پیدا کیں کیا اس کا یہ خلق ہو سکتا ہے کہ انسان ضعیف البنیان جب اپنی غفلت سے متنبہ ہو کر اس کی طرف رجوع کرے اور رجوع بھی ایسا کرے کہ گویا مر جائے اور پہلا ناکام چولا اپنے بدن پر سے اتار دے اور اس کی آتش محبت میں جل جائے تو پھر بھی خدا اس طرف رحمت کے ساتھ توجہ نہ کرے کیا اس کا نام قانون قدرت ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۱۲۵-۱۲۶)

انسان اعلیٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہتا ہے اور تضرعات سے خدا تعالیٰ کی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے۔ اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی بلکہ خدا سے روشنی اترتی ہے اس میں اصل راز یہ ہے کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے تا وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ لے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے اس خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں۔ اور ایسا ہی انسان کامل بھی اس سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہٰذا انسانوں میں سے وہی معصوم کامل ہے جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے .... پس استغفار کیا چیز ہے؟ یہ اس آلہ کی مانند ہے جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید کا اسی اصول سے وابستہ ہے کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائیداد قرار نہ دیا جائے بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جائے۔ ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس میں مصفی خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہیں اور خون صافی اس میں سے کھینچتی ہیں اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہیں جو خون کی محتاج ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ص ۱۹۲-۱۹۵)

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا۔ اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اور نیکیوں کو کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی (۔) اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو (۔) سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔ ہر ایک حس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۶۸-۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبِ مفید اٹھراء • اکسیر اولاد نرینہ (کورس) • سُرمہ جواہر • تریاقِ معدہ

25 روپے | 150 روپے | ۱۵ روپے | 15 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: 212434-04524

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہمارا شعار

خدمت • دیانت

مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 212379

ڈش اینٹینا

بفضل خدا تعالیٰ

ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

• ہماری کم اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)

• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)

• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)

• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ

• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹینا لگوائیے

ہمارا معیار ☆ ہماری مقبولیت

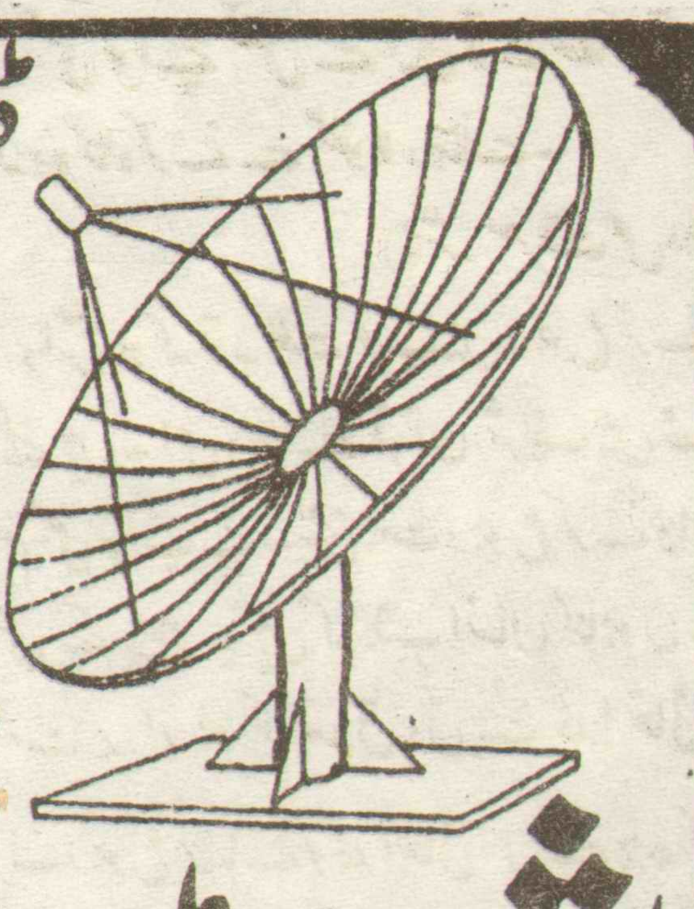

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

بشارت احمد خان

فون: 211274، فون رہائش: 212487

سینیٹری ہاسٹر • گیزر ماسٹر

دانیال سینیٹری ورکس اقصیٰ چوک ربوہ

DANIYAL SANITARY WORKS

مکمل سامان سینیٹری، پائپ G.I اور PVC معیاری اور قابل اعتماد باتھ روم فٹنگ کے علاوہ لال پمپ اور فائبر گلاس ٹنکی کیلئے تشریف لائیں: داؤد احمد ناصر

فون رہائش: 212003-04524

دنیا بھر کی کرنسی کی تبدیلی - ٹریول چیک کے لئے تشریف لائیں۔

آتھورائزڈ بائی سٹیٹ بنک آف پاکستان

بابر برادرز منی چینجرز

دکان نمبر 3 بیوال پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

پروپرائیٹر: بابر علی بیگ

فون: 819455-051
215937-051

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس گول بازار ربوہ

نزد خورشید یونانی دواخانہ

پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

فون: دوکان: ۲۱۱۵۸۴ گھر: ۴۰۸

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ

اچھی صحت کا راز اچھی غذا

ہمارا تعاون - آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن

گلشن سویٹ اینڈ بیکرز

بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

سال نو کے موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

فینسی زیورات کا مرکز

دوکان: 562316 گھر: 67068-556297

جدید ترین ☆ باسہولت

لال پمپ کلائیمیٹ عزیز پمپ

مکمل گارنٹی - مکمل میٹریل - بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 931

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

نیشنل پراپرٹی سنٹر

فلیٹ نمبر 11 بلاک 12-C بالمقابل سپر مارکیٹ مرکز F-7 اسلام آباد

فون: 215906-051
816830-051
816638-051

ہمارے ہاں سٹین لیس سٹیل - پیتل - تانبہ کے برتن اعلیٰ کوالٹی میں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ نیز اصلی یوریشیا اور یونس واشنگ مشین خریدنے کے لئے تشریف لائیں

نگینہ برتن سٹور چوک جنتو تھان - چنیوٹ

فون: 312870

پروپرائیٹر: مبارک احمد - صادق احمد - چوہدری سراج الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو کہ دو چیزیں (۔) عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے۔ دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۶۷)

خدا کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے۔ اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں۔ خدا کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بد قسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بیشک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۶)

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو۔ اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے (۔) غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۷۵)

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے۔ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے۔ اس لئے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے (۔) اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر ہی نہ ہو ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلادیں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے (۔) جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے۔ اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا۔ معصوم کہنے کے معنے مستغفر کے

ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۵)

بدظنی

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے (ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں) ایک فرد معطل اور شئے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر لوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص ۹۵-۹۶)

بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلادیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ (الوصیت ص ۲۶ حاشیہ)

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۵۶)

اس دنیا میں عذاب

قدیم سے الٰہی سنت اسی طرح پر ہے کہ جب تک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بے باک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاک پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اس کو ہلاک نہیں کرتا۔ اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اس میں وہ

فیشن کی دنیا میں ایک ہی نام

بشیر گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹرز: کلیم احمد بشیر
حفیظ احمد چاند ولد میاں بشیر احمد زرگر

فون: دوکان: 211806
گھر: 211883

ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر موٹاپا 30/-

ہمدرد نسواں 2/-

دوائی مفضل الہی
برائے اولاد نرینہ 150/-

زود جام عشق 600/-

اکسیر لیکوریا
کیپسول 30/-

کلین اپ 20/-

سفوف اکسیر شوگر 30/-

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ فون: 659

یہاں پر فرج، ایئر کنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ نیز ڈش انٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
دکان 4 بلاک 9/1 المصطفےٰ مارکیٹ
آئی اینڈ ٹی سنٹر 4/9-G اسلام آباد
الیکٹرو فرج
پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان
فون: 051-254619 PP

خالص سونے چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
چوہدری محمد عطاء اللہ زرگر
7 - لیاقت بازار خانیوال
فون: 53670 گھر - دکان 397022 PP

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز
رؤف کمشن شاپ
تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجر خان
فون: دکان: 0571-3201
گھر: 0571-2048

کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے تشریف لائیں
گلیکسی فوٹوز 4-9/G اسلام آباد
فون: 051-850659

موٹر
رشید ورکشاپ
نیو رسول روڈ نزد کوئیک فلنگ سٹیشن قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹر: عبدالرشید
فون دکان: 0456-3392
گھر: 0456-501016

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۰۱۱۵۹-۰۵۱

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
— تشریف لائیں —
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار، ربوہ

محمد یونس بٹ سوڈا واٹر فیکٹری
احمد نگر نزد ربوہ
ونیلا، مینگو، پائن ایپل، آئس کریم اور لیمن سوڈا خالص چینی سے تیار کیا جاتا ہے۔
فون: 406

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور
اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کی اطمینان بخش
○۔ اوورہالنگ ○۔ ڈینٹنگ ○۔ پینٹنگ ○۔ الیکٹرک ورکس
○۔ الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے
---- رجوع فرمائیں ----
راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر
احمد موٹرز آٹو موبائیل انجینئرز
فون ۸۴۰۴۴۵
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

ذائقہ بناسپتی
خالص جیسے ماں کا پیار
ڈسٹری بیوٹرز:
بلال انڈسٹریز
اسلام آباد
فون: 051-440892 فیکس 051-441767

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے اس پر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الٰہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے اور یہی سنت مستمرہ اور یہی غیر متبدل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔

(انوار...... ص ۳)

قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں میں معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر لوگوں پر اسی دنیا میں عذاب کے طور پر موت اور ہلاکت وارد ہوئی وہ صرف اس لئے نہیں وارد ہوئی کہ وہ لوگ حیثیت مذہبی کی وجہ سے ناحق پر تھے۔ مثلاً بت پرست تھے یا ستارہ پرست یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تھے۔ کیونکہ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے اور صرف ناحق پر ہونے کا اور کافر ٹھہرانے سے اس دنیا میں کسی پر عذاب وارد نہیں ہو سکتا' اس عذاب کے لئے جہنم اور دار آخرت بنایا گیا ہے بلکہ کافروں کے لئے یہ دنیا بطور بہشت کے ہے۔ اور (صاحب ایمان) ہی اکثر اس میں دکھ اور درد اٹھاتے ہیں (۔) پس اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں دنیا (کافر کے لئے جنت) ہے۔ اور مشاہدہ بھی اس پر شہادت دے رہا ہے کہ کفار ہریک دنیوی نعمت اور دولت میں سبقت لے گئے ہیں اور قرآن کریم میں جابجا اسی بات کا اظہار ہے کہ کافروں پر ہریک دنیوی نعمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بعض کافر قوموں پر عذاب کیوں نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو پتھر اور آندھی اور طوفان اور وباء سے کیوں ہلاک کیا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹھٹھے اور ایذاء میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کا فساد اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے آپ سامان پیدا کئے۔ تب غضب الٰہی جوش میں آیا اور طرح طرح کے عذابوں سے ان کو ہلاک کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی عذاب کا موجب کفر نہیں ہے بلکہ شرارت ہے اور تکبر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہے۔ اور ایسا آدمی خواہ (صاحب ایمان) ہی کیوں نہ ہو۔ جب ظلم اور ایذاء اور تکبر میں حد سے بڑھے گا اور عظمت الٰہی کو بھلا دے گا تو عذاب الٰہی ضرور اس کی طرف متوجہ ہو گا اور جب ایک کافر مسکین صورت رہے گا اور اس کو خوف دامن گیر ہو گا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اس پر نازل ہو گا پس دنیوی عذاب کے لئے یہی ایک قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے اور یہی وہ سنت اللہ ہے جس کا ثبوت خدا کی تمام کتابوں سے ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے: (۔)

یعنی جب ہمارا ارادہ اس بات کی طرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے لوگوں کو ہلاک کریں تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بدکاریوں میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں پس ان پر سنت اللہ کا قول ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ظلموں میں انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ تب ہم ان کو ایک سخت ہلاکت کے ساتھ ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور پھر ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ (۔) یعنی ہم نے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔ مگر صرف ایسی حالت میں کہ جب اس کے رہنے والے ظلم پر کمربستہ ہوں۔

یاد رہے کہ اگرچہ شرک بھی ایک ظلم بلکہ ظلم عظیم ہے۔ مگر اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے جو حد سے گزر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائیں۔ ورنہ اگر مجرد شرک ہو جس کے ساتھ ایذاء اور تکبر اور فساد منضم نہ ہو اور ایسا تجاوز از حد نہ ہو جو واعظوں پر حملہ کریں اور ان کے قتل کرنے پر آمادہ ہوں یا معصیت پر پورے طور پر سرنگوں ہو کر بالکل خوف خدا دل سے اٹھا دیں۔ تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کے لئے وعدہ عذاب آخرت ہے۔ اور دنیوی عذاب صرف اعتداء اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑھنے کے وقت نازل ہوتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ (۔) یعنی پہلے بھی رسولوں پر ٹھٹھا کیا گیا۔ پس ہم نے ان کافروں کو جو ٹھٹھا کرتے ہیں مہلت دی۔ پھر جب وہ اپنے ٹھٹھے میں کمال تک پہنچ گئے تب ہم نے ان کو پکڑ لیا اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ کیونکر ہمارا اعقاب ان پر وارد ہوا۔ اور پھر فرماتا ہے (۔) یعنی کافروں نے (دین حق) کے مٹانے کے لئے ایک مکر کیا۔ اور ہم نے بھی ایک مکر کیا۔ یعنی یہ کہ ان کو اپنی مکاریوں میں بڑھنے دیا تا وہ ایسے درجہ شرارت پر پہنچ جائیں کہ جو سنت اللہ کے موافق عذاب نازل ہونے کا درجہ ہے .... ان تمام آیات سے ثابت ہوا کہ عذاب الٰہی جو دنیا میں نازل ہوتا ہے وہ تبھی کسی پر نازل ہوتا ہے کہ جب وہ شرارت اور ظلم اور تکبر اور علو اور غلو میں نہایت کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک کافر خوف سے مرا جاتا ہے اور پھر بھی عذاب الٰہی کے لئے اس پر صاعقہ پڑے اور ایک مشرک اندیشہ عذاب سے جاں بلب ہو اور پھر بھی اس پر پتھر برسیں۔ خداوند تعالیٰ نہایت درجہ کا رحیم اور حلیم ہے۔ عذاب کے طور پر صرف اسی کو اس دنیا میں پکڑتا ہے جو اپنے ہاتھ سے عذاب کا سامان تیار کرے۔

(انوار...... ص ۱۴-۱۶ حاشیہ ۱۰)

یہ بات (ایمان والوں) کو بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گو ایک شخص کا انجام خدائے تعالیٰ کے علم میں کفر ہو مگر عادت اللہ قدیم سے یہی ہے کہ اس کی تضرع اور خوف کے وقت عذاب کو دوسرے وقت پر ٹال دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وعید میں خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت میں جائز نہیں۔ جیسا کہ قوم یونس کی وعید میں نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پھر اس قوم کی تضرع پر وہ عذاب موقوف رکھا گیا۔ اور قرآن شریف اور توریت کے اتفاق سے یہ بھی ثابت ہے کہ فرعون کے ایمان کے وعدہ پر خدا تعالیٰ بار بار عذاب کو اس سے ٹالتا رہا۔ حالانکہ جانتا تھا کہ فرعون کا خاتمہ کفر پر ہے۔ مگر اس بات کا سر کیا ہے کہ وعید میں تخلف ارادہ عذاب کا کیوں اور کس وجہ سے بعض اوقات میں ہو جاتا ہے حالانکہ بظاہر تخلف وعید میں بھی رائحہ کذب ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ کسی کو سزا دینا در اصل خدا تعالیٰ کے ذاتی ارادہ میں داخل نہیں ہے۔ اس کے صفاتی نام جو اصل الاصول تمام صفاتی ناموں کے ہیں چار ہیں۔ اور چاروں جُود اور کرم پر مشتمل ہیں۔ یعنی وہی نام جو سورۃ فاتحہ کی پہلی تین آیتوں میں مذکور ہیں۔ یعنی رب العالمین اور رحمان اور رحیم اور مالک یوم الدین یعنی مالک یوم جزا۔ ان ہر چہار صفات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے سراسر نیکی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ یعنی پیدا کرنا۔ پرورش کرنا جس کا نام ربوبیت ہے۔ اور بے استحقاق آرام کے اسباب مہیا کرنا جس کا نام رحمانیت ہے اور تقویٰ اور خدا ترسی اور ایمان پر انسان کے لئے وہ اسباب مہیا کرنا جو آئندہ دکھ اور مصیبت سے محفوظ رکھیں جس کا نام رحیمیت ہے۔ اور اعمال صالحہ کے بجالانے پر جو عبادت اور صوم وصلوٰۃ اور بنی نوع کی ہمدردی اور صدقہ اور ایثار وغیرہ ہے وہ مقام صالح عطا کرنا جو دائمی سرور اور راحت اور خوشحالی کا مقام ہے جس کا نام جزاء خیر از طرف مالک یوم الجزاء ہے۔ سو خدا نے ان ہر چہار صفات میں کسی صفت میں بھی انسان کے لئے بدی کا ارادہ نہیں کیا۔ سراسر خیر اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی بدکاریوں اور بے اعتدالیوں سے ان صفات کے پرتوہ کے نیچے سے اپنے تئیں باہر کرے۔ اور فطرت کو بدل ڈالے اس کے حق میں اس کے شامت اعمال کی وجہ سے وہ صفات بجائے خیر کے شر کا حکم پیدا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام کے ارادہ کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے۔ اور رحمانیت کا ارادہ غضب اور سخط کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور رحیمیت کا ارادہ انتقام اور سخت گیری کے رنگ میں جوش مارتا ہے اور جزاء خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کی صورت میں اپنا ہولناک چہرہ دکھاتا ہے۔ سو یہ تبدیلی خدا کی صفات میں انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ غرض چونکہ سزا دینا یا سزا کا وعدہ کرنا خدا تعالیٰ کی ان صفات میں داخل نہیں جو ام الصفات ہیں کیونکہ در اصل اس نے انسان کے لئے نیکی کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے خدا کا وعید بھی جب تک انسان زندہ ہے۔ اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں۔ اور گو بظاہر کوئی وعید شروط سے خالی ہو مگر اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی میں شروط ہوتی ہیں بجز ایسے (کلام الٰہی) کے جس میں ظاہر کیا جائے کہ اس کے ساتھ شروط نہیں ہیں۔ پس ایسی صورت میں وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور تقدیر مبرم قرار پایا جاتا ہے۔ یہ نکتہ معارف الٰہیہ میں سے نہایت قابل قدر اور جلیل الشان نکتہ ہے جو سورۃ فاتحہ میں مخفی رکھا گیا ہے۔

(انجام آتھم ص ۷-۱۰ حاشیہ)

ام الالسنہ

چونکہ قرآن مجید ایک ایسا لعل تاباں اور مہر درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالف دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھا دیں اسی قدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہریک اہل بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اس تاریک زمانہ میں بھی جبکہ پادریوں اور آریوں نے توہین اور تحقیر کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور اپنی نابینائی کی وجہ سے اس نور پر وہ تمام حملے کئے جو ایک سخت جاہل اور سخت متعصب کر سکتا ہے اس ازلی نور نے آپ اپنے منجانب اللہ ہونے کا ہریک پہلو سے ثبوت دیا ہے۔ اس میں یہ ایک عظیم الشان خاصیت ہے کہ وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعویٰ کرتا اور آپ ہی اس دعویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔ اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو نصیب نہیں اور منجملہ ان دلائل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہیں ایک بزرگ دلیل وہ ہے جس کی بسط اور تفصیل کے لئے ہم نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے جو ام الالسنہ کے پاک چشمے سے پیدا ہوتی ہے جس کا آب زلال ستاروں کی طرح چمکتا اور ہریک معرفت کے پیاسے کو یقین کے پانی سے سیراب کرتا اور شکوک و شبہات کی میلوں سے صاف کر دیتا ہے۔ یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کی تائید میں پیش نہیں کی۔ اور اگر وید یا کسی اور کتاب نے پیش کی ہے تو واجب ہے کہ اس کے پیرو مقابلہ کے وقت پہلے اس وید کے مقام کو پیش کریں اور خلاصہ مطلب اس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات
تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440
211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ائیرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لینے دینے کیلئے تشریف لائیں
النا صر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص * مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 34134

ایم کاشف آٹوز اینڈ ٹائرز
بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ
ملتان
ڈیلر سپیئر پارٹس سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی ٹائر و ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں
فون: 32971 - 73497
فیکس: 92-061-520662

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے
قدیمی احمدی جیولرز
رانا جیولرز
صرافہ بازار
بدوملہی (ضلع نارووال)
فون: دکان: 108، رہائش: 208
پروپرائیٹر: نصیر احمد، فرید احمد، بلال احمد

محمود اینڈ فوٹو سٹوڈیو
فوٹو سٹیٹ
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالا
(سیالکوٹ) فون: 150

سونے، چاندی اور کندن کے نفیس زیورات کا مرکز
نیو فرحت علی جیولرز
سول کوارٹرز روڈ
شیخوپورہ
پروپرائیٹر: غلام سرور طاہر آف شیخوپورہ
فون دوکان 53539
PP 51245

نظر کی عینکیں دھوپ کے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔ دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو تو نظر کا معائنہ مفت کروائیں
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
بانو بازار سیالکوٹ
فون: 556767

سو فیصد خالص
سو فیصد بہتر
توانا پکوان کوکنگ آئل
توانا
سن فلاور کوکنگ آئل
توانا
سافٹ بلینڈ
کوکنگ آئل
تاج بناسپتی
529447
دفتر
529448
سالوکس پاکستان لمیٹڈ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسب رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو ام الالسنہ ہو تا اس کو ہریک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو اور تا وہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو جو ان چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں۔ لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کے ذریات ہیں اس لئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں۔ ہاں یہ ضروری تھا کہ اقویٰ اور اعلیٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو کیونکہ وہ ام الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالیٰ کے منہ سے نکلی ہے اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعویٰ کیا۔ اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں اس لئے بہ ہدایت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑا ورنہ دوسری کتابیں بھی باطل ٹھہریں گی۔ لہٰذا میں نے اسی غرض سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ تا اول بعونہ تعالیٰ تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کروں اور پھر بعد ازاں زبان عربی کے ام الالسنہ اور اصل الہامی زبان ہونے کے دلائل سناؤں اور پھر عربی کی اس خصوصیت کی بنا پر کہ کامل اور خالص اور الہامی زبان صرف وہی ہے اس آخری نتیجہ کا قطعی اور یقینی ثبوت دوں کہ الٰہی کتابوں میں سے اعلیٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وہی ام الکتب ہے جیسا کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ اور اس سلسلہ تحقیقات میں ہمارے ذمہ تین مرحلوں میں کا طے کرنا ضروری ہوگا۔

پہلا مرحلہ زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔

دوسرا مرحلہ عربی کا ام الالسنہ ہونا پایہ ثبوت پہنچانا۔

تیسرا مرحلہ عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا........ تنقیح کے تین امروں سے پہلا امر جو اشتراک السنہ ہے اس کا فیصلہ ہماری اس کتاب میں ایسی صفائی سے ہو گیا ہے جو اس سے بڑھ کر کسی اعلیٰ تحقیقات کے لئے کوئی کارروائی متصور نہیں........ (دوسرا امر تنقیح کے امروں میں سے یہ ہے کہ مشترکہ زبانوں میں سے صرف عربی ہی ام الالسنہ ہے۔ چنانچہ اس کی وجوہ بجائے خود مفصل لکھی گئی ہیں۔ اور ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ عربی کے کمالات خاصہ میں سے یہ ہے کہ وہ فطری نظام اپنے ساتھ رکھتی ہے اور الٰہی صنعت کی خوبصورتی اسی رنگ سے دکھلاتی ہے جس رنگ سے خدا تعالیٰ کے اور کام دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ باقی تمام زبانیں عربی کا ایک ممسوخ شدہ خاکہ ہے جس قدر یہ مبارک زبان ان زبانوں میں اپنی ہیئت میں قائم رہی ہے وہ حصہ تو لعل کی طرح چمکتا ہے اور اپنے حسن دلربا کے ساتھ دلوں پر اثر کرتا ہے۔ اور جس قدر کوئی زبان بگڑ گئی ہے اسی قدر اس کی نزاکت اور دلکش صورت میں فرق آگیا ہے۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہریک چیز جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہے جب تک وہ اپنی اصلی صورت میں ہے تب تک اس میں خارق عادت شمائل ضرور ہوتے ہیں اور اس کی نظیر بنانے پر انسان قادر نہیں ہوتا۔ اور جونہی وہ چیز اپنی اصلی حالت سے گر جاتی ہے تو معاً اس کی شکل اور حسن میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے......

زبان عربی اس لطیف طبع اور زیرک انسان کی طرح کام دیتی ہے جو مختلف ذرائع سے اپنے مدعا کو سمجھا سکتا ہے۔ مثلاً ایک نہایت ہوشیار اور زیرک انسان کبھی ابرو یا ناک یا ہاتھ سے وہ کام لے لیتا ہے جو زبان نے کرنا تھا۔ یعنی اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ باریک باریک اشارات سے مخاطب کو سمجھاوے۔ یہی طریق زبان عربی کے عادات میں سے ہے۔ یعنی یہ زبان کبھی الف لام تعریف سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں چند لفظوں کی محتاج ہوتی ہیں۔ اور کبھی صرف تنوین سے ایسا کام لیتی ہے جو دوسری زبانیں طولانی فقروں سے بھی پورا نہیں کر سکتیں۔ ایسا ہی زیر و زبر پیش بھی الفاظ کا ایسا کام دے جاتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ کوئی دوسری زبان بغیر چند فضول فقروں کے ان کا مقابلہ کر سکے۔ اس کے بعض لفظ بھی باوجود بہت چھوٹے ہونے کے ایسے لمبے معنے رکھتے ہیں کہ نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہ معنے کہاں سے نکلے۔ مثلاً عرضمتُ کے یہ معنے ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ اور جو ان کے گرد دیہات ہیں سب دیکھ آیا۔ اور طھفلتُ کے یہ معنے ہیں کہ میں چنے کی روٹی کھاتا ہوں اور ہمیشہ چنے کی روٹی کھانے کا عہد کر چکا ہوں........

اور عربی کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اور متفرق زبانوں میں جس قدر خواص ہیں اس میں وہ سب جمع ہیں.........

پس جبکہ غور کرنے اور پوری پوری خوض اور عمیق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زبان عربی تمام زبانوں کے خواص متفرقہ کی جامع ہے تو اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے کہ تمام زبانیں عربی کی ہی فروعات ہیں۔

بعض لوگ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اگر تمام زبانوں کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو تسلیم کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانوں میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تھیں اس قدر فرق ظاہر ہو گیا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت از قبیل بنیاد فاسد بر فاسد ہے ورنہ یہ بات قطعی طور پر طے شدہ نہیں کہ عمر دنیا کی صرف چار یا پانچ ہزار برس تک گذری ہے اور پہلے اس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تھا۔ بلکہ نظر عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے۔ ماسوا اس کے اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بُعد زماں یا مکاں سبب نہیں کہ بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہریک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے۔ اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملک کے لوگ حرف زا بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بعض را بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے جیسے انسانوں میں ملکوں کے اختلاف سے رنگوں کا اختلاف۔ عمروں کا اختلاف۔ اخلاق کا اختلاف امراض کا اختلاف ایک ضروری امر ہے ایسا ہی یہ اختلاف بھی ضرور ہے۔ کیونکہ انہیں موثرات کے نیچے زبانوں کا بھی اختلاف ہے۔ پس یہ خیال ایک دھوکا ہے کہ یہ اختلاف کیوں ہزارہا برس سے ایک ہی حد تک رہا۔ اس سے آگے نہ بڑھا۔ کیونکہ موثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اسی قدر ہوا اس سے زیادہ کیونکر ہو سکتا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اختلاف امکنہ میں رنگوں اور عمروں اور مرضوں اور اخلاق کا اختلاف ہو گیا۔ یہ کیوں نہ ہوا کہ کسی جگہ ایک آنکھ کی جگہ دس آنکھیں ہو جاتیں۔ سو ایسے وہم کا بجز اس کے ہم کیا جواب دے سکتے ہیں کہ یہ اختلاف یوں ہی بے قاعدہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تھا۔ سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اسی قدر اختلاف بھی ہوا۔ غرض جو کچھ موثرات سماوی ارضی کی وجہ سے انسان کی بناوٹ خلق یا خیالات کی طبعی رفتار میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ تبدیلی بالضرورت سلسلہ کلمات میں تبدیلی ڈالتی ہے۔ لہٰذا وہ طبعاً اختلاف پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتی ہیں۔ اور اگر کوئی دوسری زبان کا لفظ ان کی زبان میں پہنچے تو وہ عمداً اس میں بہت کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ پس یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ اپنی خلقت کے لحاظ سے جو موثرات ارضی و سماوی سے متاثر ہے فطرتاً تبدیل کے محتاج ہیں۔

ماسوا اس کے عیسائیوں اور یہودیوں کو تو ضرور یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ ام الالسنہ عربی ہے کیونکہ توریت کی نص صریح سے یہ ثابت ہے کہ ابتداء میں بولی ایک ہی تھی.........

اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ زبان عربی جو ام الالسنہ قرار دی گئی ہے اس کی نسبت تمام زبانوں کی نسبت مساوی نہیں ہے بلکہ بعض سے کم اور بعض سے زیادہ ہے۔ مثلاً عبری زبان پر ادنیٰ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تھوڑے سے تغیر کے بعد عربی زبان ہی ہے۔ لیکن سنسکرت یا یورپ کی زبانوں کے ساتھ وہ تعلق پایا نہیں جاتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گو عبری اور دوسری شاخیں اس کی درحقیقت عربی کے تھوڑے سے تغیر سے پیدا ہوئی ہیں اور سنسکرت وغیرہ دنیا کی کل زبانیں تغیرات بعیدہ سے نکلی ہیں تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان زبانوں کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں۔

اور عربی کے فضائل خاصہ سے جو اسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں جن کی ہم (اللہ نے چاہا تو) اپنے اپنے محل پر تشریح کریں گے۔ اور جو اس کے ام الالسنہ اور کامل اور الہامی زبان ہونے پر قطعی دلیل ہے پانچ خوبیاں ہیں۔ جو مفصلہ ذیل ہیں:۔

پہلی خوبی۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے۔ یعنی انسانی ضرورتوں کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں۔ دوسرے لغات اس سے بے بہرہ ہیں۔

دوسری خوبی عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں۔ دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

تیسری خوبی عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں۔ ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتی۔

چوتھی خوبی عربی کے تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ یعنی زبان عربی الف لام اور تنوین اور تقدیم و تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں۔

پانچویں خوبی عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام جو افعال میں پایا جاتا ہے وہی باریک فرق اقوال کے ذریعہ سے دکھاتی ہے اور اس کے مفردات خیالات کے تمام حاجتوں کے متکفل ہیں تو وہ زبان بلاشبہ الہامی ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو

دانت اچھے صحت اچھی

دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
دانت درد کا فوری علاج

سالہ تجربہ کار 35

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ خون کا آنا پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ✲ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت میں پیش پیش
ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ تک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز
کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔

میری لائبریری
ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی
فون: 564533

بااختیار ڈسٹری بیوٹرز:
کوکا کولا۔ فانٹا۔ سپرائٹ
شیزان جوسز

اشرف بیوریجز سٹور
کچہری بازار
خانیوال

پروپرائیٹر: محمد سلیم
ولد حکیم اللہ دتہ جراح
خانیوال
فون دفتر: 2497 گھر: 3497

نیو ٹی کلر فرنیچر ڈیکو پینٹرز
جنرل آرڈر سپلائرز کنٹریکٹرز
قریشی مارکیٹ ریلوے روڈ
گجرات
پروپرائیٹرز: انتظار حسین۔ کاشف صدیق

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی
جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں

نیو راحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
اکبر بازار شیخوپورہ
پروپرائیٹر: چوہدری غلام احمد اینڈ سنز

آپ کے مال کا محافظ
نیو ڈار فارورڈنگ ایجنسی
جی ٹی روڈ۔ کھاریاں
ضلع گجرات
پروپرائیٹر: محمد امین ڈار، محمد اسلم ڈار
فون: دفتر 05771-2711
رہائش 05771-2712

ہر قسم کی زنانہ و مردانہ ورائٹی خریدنے
کیلئے تشریف لائیں

شہزادہ کلاتھ ہاؤس
مین بازار۔ شیخوپورہ فون: 54669
امتیاز احمد شیخ۔ طاہر محمود

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لین دین کیلئے ایک
با اعتماد ادارہ جو کہ عرصہ 25 سال سے احباب کی احسن طریقہ سے خدمات
سرانجام دے رہا ہے

پراپرٹی ڈیلنگ سنٹر
فلیٹ 14
جناح سپر مارکیٹ
مرکز F-7
اسلام آباد

051-822244
051-829433
051-217218
051-217221
051-217222
فیکس 217219

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF

SURGICAL, DENTAL,
VETERINARY INSTRUMENTS
& SCISSORS
ALL SORTS.

JOLLY & COMPANY

chief Executive:
MUNIR AHMED JANJUA

Tel: (0432) 66534 - 67654
Fax: 0092 - 432 - 554170
Tlx: 46351 U.B.L. PK. ATTN: J O L L Y

P. O. BOX 1182, RORAS ROAD
SIALKOT - PAKISTAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے انسان کو ہزار ہا طور کے خیالات ظاہر کرنے کے لئے مستعد پیدا کیا ہے۔ پس ضرور تھا کہ انہیں خیالات کے اندازہ کے موافق اس کو ذخیرہ قولی مفردات بھی دیا جاتا تا خدا تعالیٰ کا قول اور فعل ایک ہی مرتبہ پر ہو۔ لیکن حاجت کے وقت ترکیب سے کام لینا یہ بات کسی خاص زبان سے خصوصیت نہیں رکھتی۔ ہزار ہا زبانوں پر یہ عام آفت اور نقص در پیش ہے کہ وہ مفردات کی جگہ مرکبات سے کام لیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ضرورتوں کے وقت وہ مرکبات انسانوں نے خود بنا لئے ہیں۔ پس جو زبان ان آفتوں سے محفوظ ہو گی اور اپنی ذات میں مفردات سے کام نکالنے کی خصوصیت رکھے گی اور اپنے اقوال کو خدا تعالیٰ کے فعل کے مطابق یعنی خیالات کے جوشوں کے مطابق اور ان کے ہم وزن دکھلائے گی بلاشبہ وہ ایک خارق العادات مرتبہ پر ہو کر اور تمام زبانوں کی نسبت ایک خصوصیت پیدا کر کے اس لائق ہو جائے گی کہ اس کو اصل الہامی زبان اور فطرت اللہ کہا جائے۔ اور جو زبان اس مرتبہ عالیہ سے مخصوص ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے منہ سے نکلی اور فوق العادات کمالات سے مختص اور ام الالسنہ ہے اس کی نسبت یہ کہنا ایمانداری کا فرض ہو گا کہ وہ ایک زبان ہے جو حقیقی طور پر اس لائق ٹھہرائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کا اعلیٰ اور اکمل الہام اسی میں نازل ہو اور دوسرے الہام اس الہام کی ایسی ہی فرع ہیں جیسا کہ دوسری بولیاں اس بولی کی فرع ہیں۔ لہٰذا ہم اس بحث کے بعد اس کو لکھیں گے کہ وہ حقیقی اور کامل اور اتم اور اکمل وحی جو دنیا میں آنے والی تھی وہ صرف قرآن شریف ہے۔ اور انہیں مقدمات سے اس نتیجہ کو بہ تفصیل ظاہر کریں گے کہ عربی کو ام الالسنہ اور الہامی ماننے سے نہ صرف یہی ماننا پڑتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے بلکہ یہ بھی ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے کہ صرف قرآن ہی ہے جس کو حقیقی وحی اور اکمل اور اتم اور خاتم الکتب کہنا چاہئے اور اب ہم مفردات کا نظام دکھلانے کے لئے اور نیز دوسری خوبیوں کے لحاظ سے اس کتاب کا عربی حصہ شروع کریں گے۔

(منن الرحمٰن ص ۳-۱۷)

تربیتِ اولاد

میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۴)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۵)

قدرتی اور قیمتی پتھروں کا مرکز۔ نیز قدرتی پتھروں کے زیورات بھی دستیاب ہیں
بھائی بھائی جیم سٹون سنٹر
فردوس شاپنگ سنٹر صرافہ بازار سیالکوٹ شہر
پروپرائیٹر: رفیع احمد گوندل، عتیق احمد گوندل

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت /10,000 ڈش چھ فٹ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 356422 - 7235173

ہر قسم کے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، اور سنگر سلائی مشین کے لئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا۔ چاندنی چوک مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

ڈیلرز: لومینر۔ سام سنگ۔ سونی ٹی وی
فرج کینٹڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین
اینڈ مرل کوکنگ رینج۔ گیزر۔ ٹی وی ٹرالی
اسکے علاوہ تمام الیکٹرانکس کی مصنوعات معیاری اور سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
فون آفس: 2924-0571 گھر: 2868-0571

احمدیہ جماعت میں معروف خسوف وکسوف ۱۸۹۴ء کے موقع پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں
قائد ضلع و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان

ہر قسم کی ڈیکوریشن ہینڈی کرافٹ دستیاب ہے
مشتاق کراکری سٹور
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

پولرائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔ فوٹوسٹیٹ۔ یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ہوم 4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بینک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب۔ سرگودھا

انصاف آئل ملز ریلوے روڈ گجرات
پروپرائیٹر چوہدری محمد ارشد ہنجرا
فون: 4943 - 04331

احمدیہ جماعت میں معروف خسوف وکسوف ۱۸۹۴ء کے موقع پر
احباب جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں
باسمتی چاول کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز
رائس بٹ ملز
فون: 21542 - 04364
بائی پاس روڈ چونڈہ ضلع سیالکوٹ
پروپرائیٹرز: مولا بخش بٹ، خالد بٹ

AL SAEED
SUPER STORE
DEALS IN:
PERFUMES,
COSMETICS & TOYS
GARNEAL ITEMS
I - W, PLAZA
DOUBLE ROAD
MARKAZ
F - 10, ISLAMABAD
PHONE: 051 - 280579, 280582

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

B. T. C

MANUFACTURERS:-

IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo

TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION

P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

PHONE NO. OFF : 0092-432-562086

RES : 0092-432-67087-65197

CABLE : BILLOO SIALKOT

TELEX : 46434 BILLO PK

رحمان کون مہندی

رحمان جنرل سٹور بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ۔ پاکستان

فون: 0432-89007

موبل آئل گریس، سی آئیل، گیئر آئیل معیار اور مقدار کے ضامن بیڈ فورڈ راکٹ۔ میسی۔ فیٹ۔ ٹریکٹر کے سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں

افضل آٹو موبائیلز

بدو ملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)

پروپرائیٹرز اقبال احمد، ریاض احمد، افتخار احمد

دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو نظر کا معائنہ مفت کروائیں۔ نظر کی عینکیں دھوپ کیلئے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔

محمود آپٹیکل سنٹر بانو بازار سیالکوٹ

فون دکان: 557598
رہائش 66207

اسلام آباد کے خوبصورت شہر میں جائیداد کی

خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

HASHMI

ASSOCIATES

(NAME OF TRUST)

ASIF PLAZA	MEHRAN PLAZA
BLUE AREA	G-9 MARKAZ
ISLAMABAD	ISLAMABAD

PHONE: 051 - 216540, 852659, 219896, 253526, 212503

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ANAM TRAVELS

&

ANAM MONEY CHANGERS

IATA

دنیائے سفر میں

آپ کے ہم سفر

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول

کے لئے نیز بیرون ملک آپ کے سفر کے لئے ہماری مستعد

خدمات آپ کے لئے ہیں۔

خدمت کا موقع دیجئے۔

$ £ ¥ DM

ANAM MONEY CHANGER

14-D Feroz Centre, Fazal-ul-Haq Road, Blue Area, Islamabad.

Phone: Off. 051 -221121 , 210341, 210342. Telex: 54592 TD ISB, Fax: 219779

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فن پیس کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے ...

فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان
کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ
ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھراء کی گولیاں، زوجام عشق، ایچ کے این
اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹھ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

شدید ناقابل برداشت درد

PAINS CURATIVE SMELL

پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جاسکتی ہے
فی شیشی: -/20 روپے اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/15 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524-211283 / 771
فیکس: 04524-212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے
ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ
بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد

فون: دوکان: 837 گھر: 212175

ڈیلرز امپورٹڈ اشیاء، کاسمیٹکس، کراکری
اون، اونی ہوزری، سامان بجلی،
بیڈ شیٹ اور بچوں کے سلے سلائے ملبوسات

احمد جنرل سٹور مسلم بازار
اندرون شیشیاں والا گیٹ گجرات

پروپرائیٹر: مرزا نعیم احمد فون دکان 04331-3915
رہائش 04331-4852

مکانات، پلاٹس کمرشل جائیداد
کی خرید و فروخت۔ کرایہ پر لین دین
ہوم مینٹی نینس (پینٹ۔ الیکٹرک
سینیٹری۔ ووڈ ورک) کا
منفرد ادارہ

سید اسٹیٹ ایجنسی اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

بلاک 29 آئی اینڈ ٹی سنٹر
سیکٹر G-9/4
پشاور موڑ
اسلام آباد

فون: 051-251562
051-858226

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

معیاری بھی۔ سائز میں بڑی بھی اور پھر
سستی بھی۔ اینٹ کی قیمت میں حیرت انگیز
کمی کردی گئی ہے۔

راجپوت برکس کمپنی ساہیوال روڈ ربوہ

رابطہ: چوہدری بشارت احمد دارالیمن وسطی ربوہ
فون: 212153
نصیب انور دارالنصر غربی ربوہ فون: 211389

یرقان دوا

کورس -/155 معہ خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی
FS 155/15 ملیر کراچی 37

WITH THE COMPLIMENTS
OF

ISMAIL & CO. (PVT.) LTD.,

FABRICATORS, ENGINEERS

AND CONTRACTORS

SPECIALIST IN

BUS BODIES, WATER TANKERS, OIL TANKERS, TROLLIES, TRUCKS/DUMPS, TRUCK/AMUBLANCES, LONG TROLLORS, AIR CONDITION VANS, FIRE BRIGADE VEHICLES, AND ALL STEEL FABRICATIONS.

HEAD OFFICE

116 - KASHMIR ROAD, RAWALPINDI (PAKISTAN)
PHONE: 051 - 564359 - 519058

شٹر گیٹ۔ چینل گیٹ
گرل ریلنگ
پائپ ونڈوز وغیرہ وغیرہ

النور سٹیل ڈیکوریٹرز

آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4 عقب
بلیو سٹار ہوٹل
اسلام آباد

مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد
فون: 051-256158

سرمہ طفیل ✱ **عرق نور**

کورس 3 شیشی قیمت -/13
معدہ کیلئے
مفید قیمت -/20
مرض مریض کی نبض دیکھ کر
بتائی جاتی ہے۔
حکیم محمد طفیل ۲/۶ کوٹھہ کلانتھ۔ ربوہ
فون: 704

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی • کٹائی • چائنیز اور
کانٹینینٹل کھانے سیکھیے
دوچھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: **عطیہ اکیڈمی** ۲۱/۱۱ صدر جنوبی ربوہ

فون: 32971 - 72960 فیکس: 92-061-520662

منیر آٹوز

حسین آگاہی روڈ
بالمقابل علمدار کالج
ملتان

SALE
SERVICE
PARTS.

ڈیلر: سوزوکی موٹر سائیکل
ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل نئی اور
اس کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے۔

پروپرائیٹر: **شیخ تنویر احمد**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE NAME IN THE GAME

Leabros

ISMAIAL ABAD PAKKA GHARNA
SIALKOT - 3
PAKISTAN

Spezialist Fur

- **FUB balle**
- **Hand balle**
- **Sport - Handschuhe**
- **Gewich thebergurtel**
- **Sports Wear**
- **Balle - Reparatvrwerkstatt**
- **Alle Artikel aus eigener Herstellung**

Tech. know-how und
Qualitat entscheidet!

APPROVED BY

FIFA ©

Telle Phone No.	:	0092 - 432 - 550314
		0092 - 432 - 550323
Fax No.	:	0092 - 432 - 552239

THE CHIAMPION OF EUROPE

Leabros

Sportartikel

SPOHR STR = 5
60318 FRANKFURT / M
GERMANY

TEL: 069 - 5972731
FAX: 069 - 591535

Leabros

Sportartikel

MARIA BIRNBANM STR = 15
80686 MUNCHEN - 21
GERMANY

TEL: 089 - 574394
FAX: 089 - 5706961

Leabros